واقعہ یہ ہے کہ ہجرتِ رسولؐ اور سالِ نو کے ابتدائی مہینے سے وابستہ تاریخی واقعات کا گہرا شعور ہمارے سامنے فکر و عمل کی نئی نئی راہیں کھول دے گا. یہی وہ مہینہ ہے جس میں دنیا کی ایک قدیم تہذیب کا حکمران جو حق و انصاف کو جھٹلانے پر تُلا ہوا تھا، بحرِ احمر میں غرق ہوا اور حضرت موسیٰؑ اپنی مظلوم قوم کو آزاد کرانے میں کامیاب ہو گئے. صدیوں کے بعد تاریخ نے پھر رُخ بدلا کہ اسی ماہ محرم میں سن ہجری سے تقریباً نصف صدی کے بعد ایک دوسرے طاغوتی حکمران کی کشتیٔ حیات دریائے دجلہ میں غرق ہوئی، جی ہاں! غرقِ دریا ہوئی، کیونکہ اہلِ نظر کی نگاہ میں: "قتلِ حسینؓ اصل میں مرگِ یزید ہے." جوں جوں ہمیں ان واقعات کا گہرا شعور ہوتا جائے گا اسی قدر ہم میں بُرائی، ظلم اور گناہ کے خلاف کام کرنے کا ولولہ تازہ ہوتا جائے گا.

موجودہ وقت میں ہمارے سماج میں جو بُرائیاں جڑ پکڑ چکی ہیں اور جن سے ہم نے خود بھی گہرے رشتے قائم کر رکھے ہیں، مثلاً رشوت، جہالت، غربت و افلاس، مکر و فریب اور جھوٹ، ان پر قابو پانا ہمارا اخلاقی اور قومی فریضہ ہے. ہمیں خود اپنا محاسبہ کرنا ہوگا کہ کیا ہمارے دل کی بے آباد دنیا یونہی بے رونق رہے گی؟ آئیے! ہجرتِ رسولؐ سے سبق لیں، اور سالِ نو پر شریفانہ اور مجاہدانہ زندگی بسر کرنے کا عہد کریں اور اپنے دلوں کو اللہ کی جلوہ گاہ بنائیں، کیونکہ بقول مولانا رومؒ حق کی خلوت گاہ میں پناہ لئے بغیر ہمیں کبھی سکون میسر نہیں آئے گا.

قائدِ اعظمؒ اور تجدیدِ عہد

دنیا کی مختلف قومیں اپنے عظیم رہنماؤں کی یاد مناتی ہیں، جس کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہمارے رہنماؤں نے اپنی زندگی کو خوب سے خوب تر بنانے کے لئے جن بلند اصولوں کو اپنایا ہے، ہم بھی ان اصولوں کو اپنانے کا تہیہ کریں.

بابائے قوم کی دل نواز شخصیت کا ایک امتیازی وصف یہ ہے کہ انھوں نے اپنے لئے جو اخلاقی ضابطہ تیار کیا اس کی خود انھوں نے بڑی سختی سے پابندی کی. راست بازی، ایثار اور اخلاص کے ساتھ انھوں نے اپنے نصب العین کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جو انتھک کوشش کی، اس سے ہمیں سبق لینا چاہیئے تاکہ ہم ان کی مقدس امانت "پاکستان" کی نہ صرف حفاظت کر سکیں، بلکہ